بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۱ جمادی الاوّل ۱۳۹۴ھ ۱۳ احسان ۱۳۵۳ ہش ۱۳ جون ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع دعا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔ (ابو داؤد)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

نماز میں خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے

"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونو میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولنے سے سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے اس لئے سورۃ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بنا دے اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے۔

پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵، صفحہ ۱۴۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کچھ دنوں کے وقفہ سے بار بار سر درد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ احسان۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بواسیر کے مسّوں کے آپریشن کے بعد زخموں میں درد کی جو تکلیف چلی رہی تھی اس میں اب پہلے کی نسبت بہت کمی ہے مگر کبھی کبھی اب بھی اجابت کے بعد خون آجاتا ہے۔ مزید برآں کمزوری تا حال بہت ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور عمر دراز سے نوازے اور آپ جلد صحتیاب ہو کر کراچی سے ربوہ واپس تشریف لائیں۔

آمین اللّٰھم آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ ماہ احسان ۱۳۵۳ھش

مُضطر کی دُعا اور اسکی قبولیت

اللہ تعالیٰ ہر وقت ہی اپنے بندوں کی دُعائیں سُنتا ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ میں اُس نے کوئی قید نہیں لگائی کہ فلاں بندے کی دُعا یا صرف فلاں وقت کی دُعا وہ قبول کرے گا۔ بندہ کسی وقت بھی دعا کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ جب بھی کوئی اسے پُکارے اس کا جواب دینے پر قادر ہے اور جواب دیتا بھی ہے۔ البتہ بعض بندوں اور بعض اوقات کی دعا کے متعلق اس نے تصریح کی ہے کہ ایسی دعا بدرجہ اولیٰ قبولیت کے شرف سے نوازی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے بندوں میں سے ایک بندہ وہ ہے جو بے کس اور بے سہارا ہو اور کسی مشکل یا مصیبت میں گرفتار ہو۔ جب وہ بے بسی اور بے کسی کے عالم میں اپنے خدا کو پُکارتا اور اُس مشکل یا مصیبت سے رہائی کے لئے دُعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بدرجہ اولیٰ اس کی دُعا کو قبول کر کے اسے اُس مشکل اور مصیبت سے نجات بخش دیتا ہے۔

چنانچہ مکّی دور میں جب مسلمان ہر چہار طرف سے مشکلات و مصائب میں گھرے ہوئے تھے اور خدا کے سہارے کے سوا اُور کوئی سہارا انہیں حاصل نہ تھا اور وہ اُسی سے دُعائیں کرنے اور نصرت طلب کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ اُس بے بسی اور بے کسی کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ

(بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دُعا سُنتا ہے جب وہ اس (یعنی خدا) سے دُعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دُور کر دیتا ہے۔ اور وہ تم (دُعا کرنے والے انسانوں) کو ایک دن ساری زمین کا وارث بنا دیگا۔ کیا (اس قادرِ مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی اُس بے چارگی اور بے بسی اور بے کسی کے عالم کی مضطربانہ دُعائیں قبول کیں اور ان دُعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں بہت جلد وہ وقت آیا کہ انہوں نے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ کا نظّارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ پس وہ دُعا جو بے بسی اور بے کسی کے عالم میں اضطراب بھرے دل کے ساتھ کی جائے اُسے خدا تعالیٰ ردّ نہیں کرتا بلکہ اسے قبول کر کے مشکلات و مصائب کے بادل چھانٹ دیتا ہے اور راحت و آرام اور سکون و اطمینان کا زمانہ لے آتا ہے اور اس طرح دُنیا کو اپنے قادرِ مطلق ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام مشکلات کے وقت کی جانے والی دعا اور اس کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اَور کسی شئے میں نہیں ہے۔ مگر دعا کے واسطے پُورا جوش معمولی باتوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے۔ ہاں مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوتا ہے۔ . . . . . یہ تصرفاتِ الٰہی ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں۔ نا امید ہونے والا بُت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶ تا ۳۸)

پھر ایک اَور موقع پر آپؑ نے اپنے ایک صحابی کو جو اکثر دعا کے لئے عرض کیا کرتے تھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

"دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ دُنیا میں ہمیشہ کی خوشی صرف کافر کو حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ اس کے لئے عذاب کا گھر آگے ہے۔ لیکن مومنوں کے لئے ایسی زندگی ہوتی ہے کہ کبھی آرام اور کبھی تکلیف۔ ہاں جان بخیر چاہیئے۔

یہ مصائب گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں۔ کرب اور گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ہے خدا داری چہ غم داری۔ خدا تعالیٰ پر پُورا ایمان اور بھروسہ ہو تو پھر انسان کو تنور میں ڈال دیا جاوے اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔ تکالیف کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر راحت ہے۔ جیسا کہ بچّہ پیدا ہونے کے وقت عورت کو تکلیف ہے بلکہ ساتھ والے بھی روتے ہیں لیکن جب بچّہ پیدا ہو گیا تو پھر سب کو خوشی ہے۔ ایسا ہی مومن پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تکلیف اور دُکھ کا وقت آتا ہے تاکہ وہ آزمایا جائے اور صبر اور استقامت کا اجر پائے۔ اصل میں تکالیف کے دن ہی مبارک دن ہوتے ہیں۔ انبیاء تکالیف کے ساتھ موافقت کرتے ہیں۔ ہر ایک شخص پر نوبت بہ نوبت یہ دن آتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ اصلی ہے یا نہیں۔ مولوی رُومی ؒ نے خوب فرمایا ہے:۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

حدیث میں آیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی سے پیار کرتا ہے تو اسے کچھ دُکھ دیتا ہے۔ انبیاء کے معجزات انہیں مصائب کے زمانہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا آپریشن ہے جو ہر صادق کے واسطے ضروری ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۴)

اِس سے ظاہر ہے کہ مومن نہ کبھی ابتلاؤں کو بُرا جانتے ہیں اور نہ ان سے گھبراتے ہیں۔ بلکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ انہیں مزید ترقیات عطا کرنے کی غرض سے وارد ہوئے ہیں۔ ابتلاؤں کے دوران وہ جوش اور رِقّت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اس سے دعائیں مانگتے ہیں۔ بے کسی اور بے بسی کے عالم میں ان کی جوش اور رِقّت سے بھری ہوئی دعائیں، خدا تعالیٰ کی جناب میں مقبول ہو کر اُس کی رحمت اور فضل کو کھینچ لاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کے نتیجہ میں مشکلات و مصائب دُور ہو کر راحت و آرام اور سکون و اطمینان کی گھڑیاں لانے کا موجب بنتے ہیں اور اِس طرح مومن پہلے سے زیادہ مستعدی اور گرمجوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ تکالیف کے دن بھی مبارک ہوتے ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے مومنوں کو مقبول دعائیں کرنے کی توفیق ملتی ہے اور دائمی خوشی اور خوشحالی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ وہ ان ایام کو غنیمت جانتے ہیں کیونکہ یہ اضطراب اور درد بھری دعاؤں کے ذریعہ اپنے مولیٰ کو راضی کرنے اور اس کے افضال و انعاماتِ بے پایاں کا وارث بننے کے دن ہوتے ہیں۔

خُدا تعالیٰ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دُعا کے ذریعے سے اُسکی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں، جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اُس وقت دُعا کے ذریعے سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی میں "اسلام" پر ایک اہم سیمینار

مکرم مولوی منصور احمد صاحب عمر (شاہد) مبلغ جرمنی

جرمنی کے شہر Heppenheim کے مقامی کیتھولک چرچ میں ۶ تا ۲۷ امان ۱۳۵۳ھش (مارچ ۱۹۷۴ء) "اسلام" پر ایک اہم سیمینار منعقد ہوا ہر بدھ کو ایک لیکچر ہوتا رہا۔ پہلی تقریر کی رپورٹ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔ دوسرا اور چوتھا لیکچر محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج مغربی جرمنی نے علی الترتیب "اسلام اور عیسائیت" اور "اسلام کی عالمگیر اشاعت" کے عنوانات پر دیئے۔ تیسرا لیکچر ہمارے جرمن نومسلم بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوع پر دیا۔

پہلا لیکچر — اسلام اور عیسائیت

اسلام اور عیسائیت (اشتراک اور اختلاف) کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے محترم مولوی انوری صاحب نے قرآن کریم اور بائیبل دونوں سے اس امر کو وضاحت سے پیش فرمایا کہ نہ صرف اسلام اور حقیقی عیسائیت دونوں نظریہ توحید پر قائم ہیں بلکہ ہر نبی اور مامور من اللہ نے خدائے واحد کو ہی پیش کیا ہے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ تورات کو بطور شریعت بنی اسرائیل کے لئے نازل کیا اور تورات کا منبع خدائے واحد کی ذات ہے اس کے بعد موسوی سلسلہ کے آخری نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی خدائے واحد کی ہی دل و جان سے پرستش کی تعلیم دی لیکن بعد میں تثلیث کا عقیدہ عیسائیت میں داخل کر دیا گیا لیکن باایں ہمہ آج بھی بائیبل سے متعدد ایسے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں جو نظریہ توحید کو بیان کرتے اور عقیدہ تثلیث کے خلاف ہیں چنانچہ امام صاحب موصوف نے متعدد ایسے حوالے پیش کر کے روز روشن کی طرح ثابت کر دکھایا کہ اسلام اور عیسائیت کا منبع خدائے واحد کی ذات ہے۔

اشتراک عمل کی دعوت

آپ نے اپنے لیکچر میں قرآن کریم کی اس آیت کو بھی پیش کیا جس میں اسلام نے یہود اور نصاریٰ کو یہ دعوت دی ہے کہ جو بات ہم میں مشترک ہے ہمیں اس پر متحد ہو جانا چاہیئے آپ نے وضاحتاً بتایا کہ یہ امتیاز صرف اسلام کو حاصل ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ جملہ مذاہب کو ابتداءً برحق قرار دیتے ہوئے اس کے آخری دین پر تمام بنی نوع انسان کو جمع ہونے کی دعوت دی ہے اس موقع پر آپ نے تورات اور انجیل سے بعض ایسے حوالے پیش کئے جن میں دین کامل اور نبی کامل صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے

ویٹیکان کونسل کا بیان

محترم مولوی انوری صاحب نے اپنے لیکچر کے دوران بتایا کہ قرآن کریم کی یہ صدائے بازگشت جو اس کی رواداری کی تعلیم پر دلالت کرتی ہے عیسائی مذہبی دنیا میں گذشتہ چودہ سو سال میں صدا بصحرا ہی رہی اور ان حلقوں کی طرف سے اسلام کو ایک جنگجو مذہب کے طور پیش کیا جاتا رہا۔ صرف موجودہ صدی میں رومن کیتھولک چرچ کی طرف سے اسلام کو پہلی بار ایک مذہب کے طور پر تسلیم کیا گیا جو خدائے واحد کی تعلیم دیتا اور گذشتہ صحیفوں اور انبیاء کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ آپ نے ویٹیکان کی دوسری کونسل کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں عیسائی دنیا کو مسلمانوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھانے کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن آپ نے افسوس سے بتایا کہ اس بیان میں اسلام کے دو بنیادی ستونوں کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے جن کے بغیر اسلام کا تصور ہی ناممکن ہے۔ چہ جائیکہ اسے ایک مذہب کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ ان میں سے ایک خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات اور دوسرا اسلام کا الہامی صحیفہ قرآن کریم ہے جن کے متعلق ویٹیکان کے بیان میں ایک لفظ تک نہیں کہا گیا۔

مغربی محققین اور اسلام

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگرچہ عیسائیت نے بحیثیت ایک مذہبی تنظیم کے اسلام کے متذکرہ بالا دو بنیادی ستونوں کو نظر انداز کیا ہے تاہم اہل مغرب کے منصف مزاج محققین نے اپنی تحقیق کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم الشان نبی اور ایک بہت بڑے معلم اخلاق کے طور پر تسلیم کیا ہے اور قرآن کریم کو ایک عالی مرتبہ کتاب اور صحیفہ آسمانی کے طور پر مانا ہے جو دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کرنے کی حیثیت رکھتا ہے اس ضمن میں آپ نے نپولین بونا پارٹ، [illegible] برنارڈ شا اور بعض دوسرے مغربی مورخین کے حوالے پیش کئے

اسلام کی امتیازی خصوصیت

اس کے بعد محترم مولوی انوری صاحب نے قرآن کریم کی رو سے تورات اور انجیل کی حیثیت۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا مقام اور واقعہ صلیب کی حقیقت بیان کی۔ اپنے لیکچر کے دوران آپ نے اسلام کی یہ امتیازی خصوصیت بھی نمایاں الفاظ میں بیان کی کہ اگرچہ قرآن کریم کی صورت میں کامل شریعت کا نزول ہو چکا ہے تاہم مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ قیامت تک کے لئے کھلا ہے۔

محترم مولوی صاحب موصوف کا یہ لیکچر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور جملہ سامعین نے نہایت دلچسپی توجہ اور شوق کے ساتھ سنا۔

عیسائی مناد ڈاکٹر پاؤل ہائی بیگر کی تقریر

محترم مولوی انوری صاحب کے لیکچر کے بعد ماینز یونیورسٹی کے دینیات کے پروفیسر ڈاکٹر پاؤل ہائی بیگر نے بھی اسی موضوع کو عیسائیت کے نقطۂ نظر سے پیش کیا۔

تورات و انجیل میں تحریف و تبدیل

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں اس امر کا کھلے بندوں اعتراف کیا کہ بائیبل اور انجیل محرف و مبدل ہو چکے ہیں اور یہ کہ موجودہ اناجیل کی الہامی حیثیت ہمیشہ سے زیر بحث چلی آئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیحیت کے بنیادی عقائد الوہیت مسیح تثلیث اور کفارہ کا سمجھنا انسانی عقل سے بالا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ الوہیت مسیح اور ابنیت مسیح کا واضح طور پر ثبوت انجیل سے نہیں ملتا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ آج کی عیسائیت کا دار و مدار کلیۃً ابنیت مسیح اور ان کے مافوق البشر ہونے پر ہے اگر ان کا انسان کے طور پر ہونا ثابت ہو جائے جیسا کہ اسلام دعوےٰ کرتا ہے تو نہ تثلیث باقی رہتی ہے اور نہ کفارہ اور ان دو بنیادی ستونوں کے گرنے سے عیسائیت کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔

ویٹیکان کے بیان کی خامی

پروفیسر صاحب نے اس امر کا بھی اعتراف کیا

> "یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے وہ وقت آ جائیگا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دیگا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ ویٹیکان کی دوسری کونسل میں مسلمانوں کی حیثیت کے بارے میں وارد ہونے والے اعلان کے مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے متعلق کوئی اشارہ تک نہیں حالانکہ یہ دونوں دینِ اسلام کی جان ہیں۔

خارق عادت کلام کا اعتراف

قرآن کریم کے متعلق ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ اس کی الہامی حیثیت نہ صرف مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہے بلکہ کئی غیر مسلم محققین نے بھی اس کے خارق عادت کلام ہونے کا اعتراف کیا ہے اور خود کروڑہا انسانوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھال کر اس کے آسمانی صحیفہ ہونے کا عملی ثبوت دیا ہے۔

دو اعتراضات

مگر انہوں نے کہا کہ اس میں بھی نسخ پایا جاتا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ کیا کہ قرآن کریم میں بھی بعض بعید از عقل امور ہیں۔ مثلاً جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان ہے کہ جب ان کو رومی سپاہی پکڑنے آئے تو ان کی شکل ان کے کسی حواری کو دے دی گئی

ان کی یہ تقریر تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

ڈاکٹر پاؤل مائی بیرگر کے اعتراضات کے جوابات

پروفیسر صاحب موصوف کی تقریر کے بعد سامعین کے اشتیاق کے پیش نظر انہیں سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔

سامعین کے سوالات کے جوابات محترم مولوی انوری صاحب، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش اور پروفیسر مائی بیرگر صاحب نے دیئے۔ اس موقع پر محترم مولوی صاحب نے پروفیسر موصوف کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے قرآن کریم میں نسخ کے الزام کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگرچہ بدقسمتی سے بعض علماء نے قرآن کریم میں نسخ کا اقرار کیا ہے مگر زمانہ حاضرہ میں مامور ربانی بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کی پُرزور الفاظ میں نفی کی ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت کسی دوسری آیت کی تنسیخ نہیں کرتی اور یہ کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ برحق ہے اور ایک ایک حکم اپنے اپنے محل پر قابل عمل ہے۔

واقعہ صلیب کی حقیقت

واقعہ صلیب کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں کہ مسیح کی شبیہ کسی اور کو دے دی گئی اور انہیں جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اگرچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ وہ صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اتار لئے گئے "شُبِّہَ" اور "صَلَبُوہُ" کے معنوں کی وضاحت کرتے ہوئے محترم مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ اوّل الذکر لفظ سے مُراد شبیہ کا بدل جانا نہیں بلکہ اس میں شبہ اور شک کے معنے پائے جاتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ انہیں مُردہ تصور کر لیا گیا۔ اور "صلبوہ" کے الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر لٹکائے جانے کی نہیں بلکہ ان کے صلیب پر فوت ہو جانے کی نفی کی گئی ہے

دوسرا لیکچر "اسلام میں عورت کا مقام"

اہلی زندگی اور سوسائٹی میں اور حقوق کے اعتبار سے اسلام میں عورت کے مقام پر مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے ۲۰ امان کو لیکچر دیا۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے کیا جرمن نومسلم کی زبان سے سورۂ فاتحہ کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت سن کر سامعین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے آپ نے اپنی تقریر کے مضمون کو قرآن کریم کی آیات اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں نہایت مدلل رنگ میں پیش کیا۔

ترقیات کے مساوی مواقع

آپ نے سورۃ النحل کی آیت "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً" پیش کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ نیکی اور تقویٰ کے میدانوں میں مرد اور عورت کیلئے ترقیات کے الگ الگ مساوی دائرہ کار ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام نے عورت کو مرد کے برابر حیثیت دی ہے۔ اور اسکو مساوی حقوق عطا کئے ہیں۔ اہلی زندگی اور سوسائٹی میں اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے اور جس رنگ میں اس کے احترام کو ملحوظ رکھا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے اسلام کے حسین معاشرہ کو پیش کیا۔ آپ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس قسم کے قویٰ دیئے ہیں کہ اس کو خانگی امور میں بہترین زندگی پیش کرنے والی بنایا ہے۔ اس کے برخلاف مرد کو اسکی جسمانی طاقت کی بناء پر "قوّام" قرار دیا گیا ہے۔ اسلام نے عورت کو ماں، بیوی، بیٹی اور بہن وغیرہ کی حیثیت سے جس عزت اور احترام کا مقام دیا ہے یہ صرف اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔

سامعین نے جن میں معتدبہ حصہ خواتین کا بھی تھا بہت انہماک اور دلچسپی کے ساتھ اس اہم لیکچر کو سنا۔ لیکچر کے بعد مکرم ہدایت اللہ صاحب نے حاضرین کے متعدد سوالات کے جوابات نہایت عالمانہ رنگ میں دیئے اور اسلام میں عورت کی حیثیت کے متعلق ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔

تیسرا لیکچر "اسلام کی عالمگیر اشاعت"

سیمینار کا آخری لیکچر ۲۷ امان کو محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے "اسلام کی عالمگیر اشاعت" (تلوار سے اسلام کی اشاعت کا الزام کہاں تک درست ہے؟) کے موضوع پر دیا۔ چونکہ مخالفین اسلام نے تاریخی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے بہت سے شکوک و شبہات عوام میں پھیلا رکھے ہیں اس لئے حقائق کی روشنی میں اس لیکچر کو سننے کے لئے سامعین چشم براہ تھے

اسلام میں جبر کی ممانعت

محترم مولانا صاحب موصوف نے قرآنی اصول "لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ" کو پیش کرتے ہوئے تاریخی حقائق کا نہایت جامع رنگ میں تجزیہ کر کے یہ امر ثابت کیا کہ قرون اولیٰ میں اسلام کے غالب آنے کی اس کے سوا کوئی وجہ نہ تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے والا دین تھا۔ اور اس کی حسین تعلیم دلوں پر اثر انداز ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ الزام درست ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ تلوار چلانے والے آخر کہاں سے آگئے تھے؟ دراصل اسلام کا آغاز جس کمپرسی کی حالت میں ہوا اور بانی اسلام نے ابتدائی دور میں جن ناسازگار حالات کا مقابلہ کیا ان کے پیش نظر ایک ادنیٰ شعور رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں صرف اور صرف اس کی حسین اور بے نظیر تعلیم کا دخل تھا۔

جنگِ بدر کی شہادت

آپ نے بیان کیا کہ مسلسل تیرہ سال تک بانیٔ اسلام اور آپ کی جماعت کفار اور مشرکین کے طرح طرح کے مظالم کا تختہ مشق بنے اور جب مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی تو کفر و اسلام کی پہلی جنگ (بدر) میں ایک ہزار مسلح کفار کے مقابل پر ۳۱۳ نہتے اور بے سروسامان مسلمان میدان میں نکلے۔ اگر اس حالت میں اسلام پر جبر کا الزام لگانا درست ہے تو کوئی شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ فرنکفرٹ سے تین مسلمان Heppenheim کے افراد کو جبراً مسلمان بنانے آئے تھے۔

صلح حدیبیہ اور دو اہم سوالات

امام صاحب موصوف نے جنگ بدر کے بعد جنگ اُحد اور جنگ خندق کا حوالہ دیتے ہوئے تاریخی اعداد و شمار سے ثابت کیا کہ ان جنگوں میں بھی کفار کے مقابل پر مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس کے بعد آپ نے صلح حدیبیہ کے واقعہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کفار کی طرف سے پہلی بار صلح کا ہاتھ بڑھنے پر آپ کفار کی تمام جائز و ناجائز شرائط کو قبول کر کے صلح کا معاہدہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے جو دو سال تک رہا۔ یہاں تک کہ کفار نے خود ہی اپنے عمل سے اس معاہدہ کو توڑ دیا۔ حضورؐ کو تو مجبوراً دفاعی جنگ کے لئے میدان میں نکلنا پڑا جس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوہری خوشیاں
خاندانی منصوبہ بندی کی بدولت

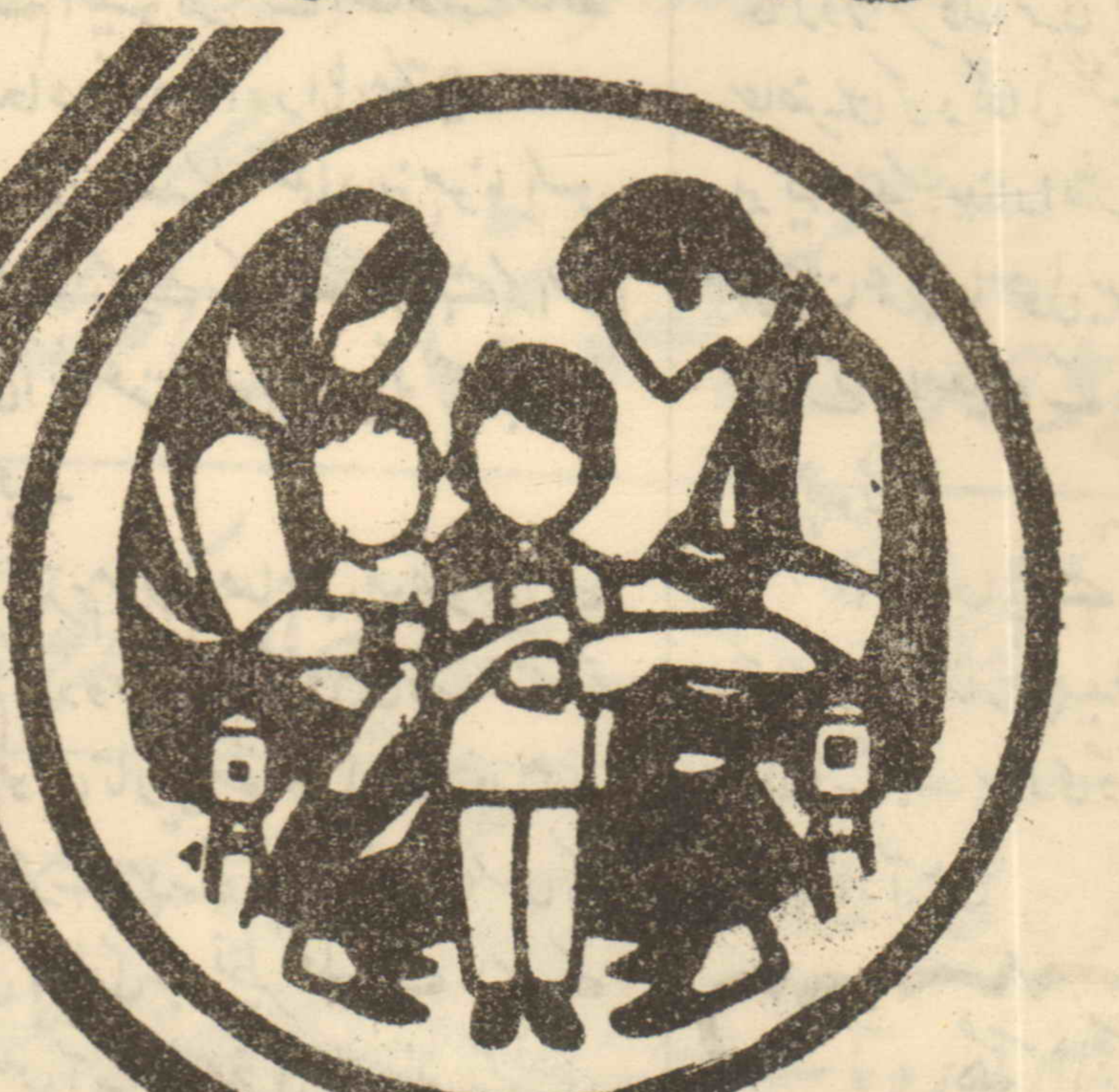

آپ جوان ہیں۔ زندگی مسرتوں اور محبت سے پُر۔
توانائی اور تحریک اُمنڈ رہی ہے۔
آپ زندگی اور جوانی کی خوشیوں سے بھرپور طور پر لطف اندوز ہونا پسند کرتے ہیں۔
اور قومی خدمت کا جذبہ آپ میں موجود ہے
محبت کی بے پناہ خوشیاں اپنایئے، زندگی میں مسرت بکھیریئے،
اور قومی خدمت کو شعار بنایئے
یہ تمام چیزیں ممکن ہیں۔ بشرطیکہ آپ کے مسائل کم ہوں۔
ذمہ داریاں تھوڑی اور کنبہ چھوٹا ہو۔

کیا آپ خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں سوچ رہے ہیں؟

ضلع سرگودہا میں خاندانی منصوبہ بندی کے مندرجہ ذیل مراکز آپ کی مدد کے لئے ہمہ تن مستعد ہیں۔

پوسٹ مارٹم ہسپتال، ڈی ایچ، او ہسپتال سرگودہا

فیملی ویلفیئر ہسپتال بلاک نمبر ۱۴ رانتھا منڈی سرگودہا
فیملی ویلفیئر ہسپتال مکان نمبر ۵۱۱ کالا ٹاؤن سرگودہا

رورل فیملی ویلفیئر ہسپتال

- چک نمبر ۴۶/ایس بی
- چک نمبر ۲۴/ایس بی
- بھلوال
- موہالہ
- مٹھا ٹوانہ خوشاب
- شاہ پور صدر
- بلاک نمبر ۴ سلانوالی
- چک نمبر ۴۳/ایس بی
- پھلروال
- انور منزل نوشہرہ
- قادر آباد
- ساہی وال تحصیل شاہ پور
- میانوالی
- بھیرہ
- کوٹ مومن
- جوہر آباد
- جھاوڑاں

اگر آپ خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں تو اپنے نزدیک ترین خاندانی منصوبہ بندی کلینک سے رُجوع کیجئے جہاں آپ کی مدد کے لئے ہمہ تن مستعد ہمارے فیملی پلاننگ آفیسر آپ کو بخوشی مطلوبہ معلومات فراہم کریں گے یا پھر ہمارا تفصیلی کتابچہ حاصل کرنے کے لئے ذیل میں چھپا ہوا کوپن ہمیں روانہ کریں۔

پنجاب پاپولیشن پلاننگ بورڈ ۸ اے ایبٹ روڈ۔ لاہور
براہ مہربانی خاندانی منصوبہ بندی کا تفصیلی کتابچہ مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔
نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پتہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

1974 WORLD POPULATION YEAR
PAKISTAN POPULATION PLANNING PROGRAMME

پنجاب پاپولیشن پلاننگ بورڈ

PARAGONS LHR PPPB-2-74

درخواستِ دُعا

میرا بیٹا عزیز زبیر احمد متعلم جماعت دہم پی۔اے۔ایف کالج سرگودہا ۲۰؍مارچ ۱۹۷۴ء کو سرگودہا میں سر میں چکر آنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ ۲۵؍مارچ کو ملٹری ہسپتال لاہور میں اس کا سر کا آپریشن ہوا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ لیکن دو ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود سر کا زخم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا ہے۔ دائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں جو ۲۰؍مارچ سے بے حس تھے اب حرکت کے خفیف آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتا۔ قوتِ گویائی بھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ رُک رُک کر چھوٹے چھوٹے فقرے بولنے شروع کئے ہیں۔ صحت کی رفتار بہت سست ہے۔ بزرگانِ کرام اور احبابِ جماعت سے عزیز موصوف کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد سعید لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ لاہور چھاؤنی)

دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر مکرم خواجہ ناصر احمد صاحب یکم جون ۱۹۷۴ء کو چند ماہ بیمار رہ کر لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲؍جون کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے نماز جنازہ پڑھائی مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ منظور احمد کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُلکی مفاد سے کھیلنے کی انتہائی مذموم روش

ہمارا ملک آجکل نہایت نازک حالات میں سے گزر رہا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ بیرونی خطرات دن بدن شدّت اختیار کرتے جارہے ہیں اس کے باوجود بعض عناصر اندرونِ ملک اتحاد کی فضا کو نقصان پہنچانے اور بدامنی کو فروغ دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں اور انہوں نے اندرونی فضا کو آلودہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض ملکی اخبارات کا رویّہ انتہائی طور پر قابلِ اعتراض ہے اور وہ نہایت غیر ذمّہ داری کا ثبوت دے رہے ہیں۔

صوبہ کی کرائمز برانچ واقعہ ربوہ کی تحقیقات کر رہی ہے اور پھر یہ معاملہ ایک طرف عدالت میں پیش ہے اور دوسری طرف ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج پر مشتمل ٹریبونل اِس واقعہ کی تحقیقات کر رہا ہے۔ اِن تحقیقاتی اداروں کے ساتھ پورا پُورا تعاون کرنا ہر محبّ وطن پاکستانی کا فرض ہے اور ہمیں یقین ہے کہ محبِّ وطن عناصر ان کے ساتھ پورا پُورا تعاون کر رہے ہوں گے۔ بایں ہمہ بعض اخبارات عوام میں نہایت ہی گمراہ کُن تأثر پھیلانے کی نہایت درجہ مذموم روش پر گامزن ہیں۔

مثال کے طور پر مقامی انجمن احمدیہ ربوہ کے صدر بشیر احمد صاحب اور عبدالعزیز صاحب آف بھامڑی کو اِس تحقیقات کے سلسلہ میں زیرِ حراست لئے جانے کی خبر کو روزنامہ "نوائے وقت" لاہور اور روزنامہ "مشرق" نے ایسی رنگ آمیزی سے اور ایسے سوقیانہ انداز میں شائع کیا ہے جو اِس امر کا آئینہ دار ہے کہ اِن اخباروں کو نہ اخلاق کا کوئی پاس ہے اور نہ ملکی مفاد سے کوئی سروکار۔ بشیر احمد صاحب کو ربوہ کا مقرر کردہ ڈی سی اور عبدالعزیز صاحب کو ایس پی ظاہر کرنا کہاں کی شرافت اور دیانت ہے اور کس اسلامی اخلاق کا یہ مظاہرہ ہے۔ اس کا مقصد عوام کو گمراہ کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ آخر یہ اخبارات شرافت اور اخلاق سے بے نیاز ہو کر کب تک اِس دیدہ دلیری سے ملکی مفاد سے کھیلتے رہیں گے اور وطنِ عزیز کا دُنیا کی نگاہ میں مضحکہ اُڑاتے رہیں گے۔

پھر اخبارات اور بیانات کے ذریعہ ایک سراسر غلط تاثر یہ دیا جا رہا ہے کہ ربوہ کُھلا شہر نہیں ہے۔ حالانکہ ربوہ اُنہیں معنوں میں ایک کُھلا شہر ہے جن معنوں میں لاہور، راولپنڈی یا پاکستان کا کوئی دوسرا شہر کُھلا شہر کہلاتا ہے۔ یہاں متعدد سرکاری دفاتر سکولز اور کالجز ہیں جن میں بہت بڑی تعداد میں غیر احمدی طلباء بھی تعلیم پاتے ہیں اور ان میں سے اکثر ربوہ میں ہی رہتے ہیں۔ پھر بہت سے غیر احمدی گھرانوں نے بھی یہاں کے علمی ماحول کی وجہ سے یہاں مستقل رہائش اختیار کی ہوئی ہے۔ غیر احمدی طلباء کے والدین، عزیز رشتہ دار، دوست احباب اور دوسرے غیر احمدی حضرات کثرت سے ربوہ آتے جاتے رہتے ہیں اور یہاں کئی کئی روز قیام کرتے ہیں۔ شہر میں آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ پھر اِن معنوں میں بھی ربوہ ایک کُھلا شہر ہے کہ یہاں اسی طرح غیر قانونی حرکات کی اجازت نہیں دی جاتی جس طرح پاکستان کے تمام دوسرے شہروں میں ایسی غیر قانونی حرکات پر پابندی عائد ہے۔ جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے ربوہ اسی طرح ایک کُھلا شہر ہے جس طرح پاکستان کے تمام دوسرے شہر کُھلے شہر کہلا سکتے ہیں۔ اس کے باوجود سراسر جھوٹ بول کر یہ تاثر پھیلانا کہ ربوہ کُھلا شہر نہیں ہے عوام کے ذہنوں کو مسموم کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

ہم ملک کے باشعور اور سنجیدہ طبقہ سے جن کو یقیناً ملک کا مفاد دل سے عزیز ہے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان اخبارات کی انتہائی مذموم روش کے خلاف آواز بلند کر کے انہیں مجبور کریں گے کہ وہ صحافت کی سنجیدہ اور باوقار روایات کو مجروح نہ کریں اور موجودہ نازک دَور میں جبکہ ملک کو بیرونی خطرات کے مقابلہ کے لئے اتحاد کی اشد ضرورت ہے ملکی مفاد کو اس سفاکی سے نقصان پہنچانے کی جسارت سے مجتنب ہوں۔

شکریۂ احباب:- میری اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ ۲۰؍اپریل ۱۹۷۴ء کو فوت ہو گئی تھیں اس سلسلہ میں بہت سے احباب کی طرف سے افسوس کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میرے لئے ہر ایک کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اس لئے میں بذریعہ اخبار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(بشیر احمد امیر جماعتِ احمدیہ داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ)

جرمنی میں "اسلام" پر ایک اہم سیمینار

(بقیہ صفحہ ۴)

آپ نے بتایا کہ اس سے اہلِ شعور کے لئے دو اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلانے کے لئے آئے تھے تو اس موقع پر صلح کیوں کی؟ دوسرے صلح حدیبیہ کے دو سالہ کے پُرامن دَور میں مسلمانوں کی تعداد دس گنا کیسے بڑھ گئی؟ جیسا کہ فتح مکّہ کے وقت مسلمانوں کی تعداد سے ظاہر ہے فتح مکّہ کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولوی صاحب نے بتایا کہ اِس موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے جانی دشمنوں کو "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ" کے الفاظ کے ساتھ یکسر معاف کر دینا اور اہلِ مکّہ میں سے ایک معتد بہ حصّہ کا مسلمان نہ ہونا اِس امر کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ اسلام نے اپنی اشاعت کے لئے جبر کو کبھی پسند نہیں کیا۔

محترم مولوی صاحب موصوف نے اسلام کی دوسرے ممالک میں اشاعت کے واقعہ کو بھی تاریخی حقائق کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ اس کی وجہ بھی اس کی بے نظیر تعلیم ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے مغربی مؤرّخین کے بعض مستند حوالے بھی پیش کئے۔

بائیبل کا اعتراف

پھر بھی اگر کوئی یہ کہے کہ ایک نبی کی شان کے شایاں نہیں کہ تلوار ہاتھ میں پکڑے تو آپ نے بائیبل کے بعض حوالے پیش کر کے یہ امر ثابت کیا کہ بائیبل کی رُو سے گذشتہ انبیاء نے بھی تلوار اُٹھائی بلکہ حضرت داؤدؑ اور ان کے نائب یشوعؑ کے ہاتھوں ایک ایک دن میں ہزارہا مرد، عورتیں اور بچے قتل کئے جانے پر بائیبل شاہد ہے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اِس غرض کے لئے جدّوجہد کی لیکن آپ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ کسی نبی پر یہ الزام عائد نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے دین کو جبراً دُنیا میں پھیلایا بلکہ ہر مذہب کی حسین تعلیم اس کی مقبولیت کا باعث بنی۔

محترم مولوی صاحب نے اپنے لیکچر کا اختتام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پُرشوکت بیان پر کیا کہ:-

"قریب ہے کہ سب ملّتیں
ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور
سب حربے ٹوٹ جائیں گے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ
وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا
جب تک دجّالیت کو پاش پاش
نہ کر دے۔۔۔۔ لیکن نہ کسی تلوار
سے اور نہ کسی بندوق سے
بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا
کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک
نُور اُتارنے سے!"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۸)

اختتام

اِس لیکچر کے بعد سامعین کے سوالات کے جوابات دئے گئے اور اسلام اور احمدیت کی روزافزوں ترقی پر مشتمل سلائیڈز بھی حاضرین کو دکھائی گئیں۔ اِس طرح اسلام پر یہ اہم سیمینار اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت عمدہ ماحول میں اختتام پذیر ہوا جس نے سامعین کے دلوں پر ایک خوشگوار اثر چھوڑا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِس سیمینار کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور وہ دن جلد آئے جب ساری دُنیا حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائے۔ آمین

ھُوَ الشَّافِی
PILES CURE. پائلز کیور قیمت -/۱۰
کے صرف چار کیپسولز سے بواسیر خونی و بادی ختم
تیار کردہ: کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶، ۶۰۷

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
(منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴